کیا تُو تندرُست ہونا چاہتا ہے؟

kyā tū tandurust honā chāhtā hai?

Do You Want to be Healed?

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 10]

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org

published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of
Katamaheen https://pixabay.com/illustrations/grass-vegetation-green-easter-soil-7840326/; R. Gunther
https://freebibleimages.org/illustrations/rg-lame-man/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟	2
نکتہ چینی کا مزہ	3
پھر گناہ نہ کرنا	4
باپ کی مرضی سب کچھ ہے	6
خداوند ہمیں ابدی زندگی دیتا ہے	8
انجیل، یوحنا 5:1-29	10

یروشلم میں ایک مشہور حوض بنام بیت حسدا تھا۔ اِس حوض کے کھنڈرات آج تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ حوض پانچ بڑے برآمدوں سے گھرا ہوا تھا۔ اُن میں بے شمار اندھے، لنگڑے اور مفلوج پڑے رہتے تھے۔

◄ اِتنے معذور لوگ وہاں کیوں جمع رہتے تھے؟

کبھی کبھار حوض کا پانی تھوڑی دیر کے لئے ہلنے لگتا تھا۔ اُس وقت جو بھی پہلے پانی میں جاتا اُسے شفا ملتی تھی۔

ایک دن عیسیٰ مسیح وہاں سے گزرا۔ اُس نے ایک آدمی کو فرش پر پڑا دیکھا جو 38 سال سے معذور تھا۔

اب سوچ لیں: وہاں تو بھیڑ ہی بھیڑ تھی۔ پھر بھی عیسیٰ مسیح نے ایک ہی آدمی پر نگاہ ڈالی اور اُسی پر رحم کیا۔

◄ کیوں؟ اُس نے دوسروں کو شفا کیوں نہ دی؟

وہ جانتا تھا کہ یہ آدمی بہت سالوں سے معذور ہے۔ پھر بھی یہ ایک راز ہے کہ خدا ایک کو شفا دیتا ہے اور دوسرے کو نہیں۔ مسیح نے پوچھا،

کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟

- یہ کیسا سوال ہے؟ کون تندرست نہیں ہونا چاہتا؟ عیسیٰ مسیح یہ کیوں پوچھتا ہے؟

عیسیٰ مسیح کبھی زبردستی نہیں کرتا۔ ضروری ہے کہ ہم اُس کی مدد قبول کریں۔ کہ ہم اُسے اپنی زندگی میں آنے دیں۔ ہم انکار تو کر سکتے ہیں۔

- آج عیسیٰ مسیح ہم سب سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟ ہم کیا جواب دیں گے؟ کیا ہم اپنا منہ پھیر کر اندھیرے میں رہنا پسند کریں گے؟ یا ہم اُس کے نور میں آ کر تندرست ہو جائیں گے؟

وہ آدمی بولا، "خداوند، یہ مشکل ہے۔ میرا کوئی ساتھی نہیں جو مجھے اُٹھا کر پانی میں جب اُسے ہلایا جاتا ہے لے جائے۔ اِس لئے میرے وہاں

پہنچنے میں اِتنی دیر لگ جاتی ہے کہ کوئی اَور مجھ سے پہلے پانی میں اُتر جاتا ہے۔"

عیسیٰ مسیح نے کہا، "اُٹھ، اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر!"

وہ آدمی ایک دم ٹھیک ہو گیا۔ اُس نے اپنا بستر اُٹھایا اور چلنے پھرنے لگا۔

جو حکم عیسیٰ مسیح دیتا ہے وہ ہمیشہ پورا ہو جاتا ہے۔

نکتہ چینی کا مزہ

کچھ لوگوں نے دیکھا کہ یہ آدمی پھر رہا ہے تو سخت ناراض ہوئے۔ کہنے لگے، "آج سبت کا دن ہے۔ آج بستر اُٹھانا منع ہے۔"

سبت، ہفتے کا دن تھا۔ خدا نے موسیٰ نبی کو فرمایا تھا کہ سبت کے دن کام کاج مت کرنا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو اِس دن نوکری سے چُھٹی ملے۔ مگر بعد میں یہودی اُستادوں نے بے شمار اَور پابندیاں لگائی تھیں۔ بستر اُٹھا کر گھر لے جانا بھی منع تھا۔ اب یہ بے چارہ کیا کرے؟ اُسے تو گھر پہنچنا ہی پہنچنا تھا۔

► کیا اِن لوگوں کو معذور کی فکر تھی؟

اِن لوگوں کو پرواہ ہی نہیں تھی کہ اِس آدمی کو شفا ملی ہے، کہ اِتنا بڑا معجزہ ہوا ہے۔ کتنا افسوس! یہ کٹر لوگ مذہب کے نام میں بہت سخت ہو گئے تھے۔ مذہب کا کیا فائدہ اگر ہم خدا سے دُور ہوں؟ اگر ایک دوسرے سے محبت نہ ہو؟

► کیا آپ ایسے لوگوں سے واقف ہیں؟

آدمی گھبرا گیا۔ وہ بولا، "ایک آدمی نے مجھے شفا دی۔ اُسی نے مجھے بتایا، 'اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر۔'"

اُنہوں نے سوال کیا، "وہ کون ہے جس نے تجھے یہ کچھ بتایا؟" لیکن اُس آدمی کو معلوم نہ تھا، کیونکہ عیسیٰ مسیح ہجوم میں غائب ہو گیا تھا۔

پھر گناہ نہ کرنا

بعد میں عیسیٰ مسیح اُسے بیت المُقدّس میں ملا۔ اُس نے کہا، "اب تُو بحال ہو گیا ہے۔ پھر گناہ نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ تیرا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جائے۔"

کمال ہے۔ معذور کی حالت تو ٹھیک ہو گیا تھا۔ لیکن عیسیٰ مسیح انسان کے دل میں دیکھتا ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ بیماری کی زہریلی جڑ باقی رہ گئی تھی۔ یہ جڑ اب تک ختم نہیں ہوئی تھی۔

► جڑ کیا تھی؟

گناہ۔ ہم نہیں جانتے کہ اُس نے کیا گناہ کیا تھا۔ مگر مسیح کو معلوم تھا۔ ہر بیماری تو کسی خاص گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ لیکن مسیح جانتا تھا کہ اِس مرض کے پیچھے ایک سنجیدہ گناہ ہے۔

► سو عیسیٰ مسیح کا خاص دھیان کس چیز پر تھا؟

گناہ پر۔ آدمی کی روحانی حالت پر۔

عیسیٰ مسیح چاہتا ہے کہ ہماری اندرونی حالت بحال ہو جائے۔ اِس دُنیا میں رہتے ہوئے ہماری حالت نازک رہتی ہے۔ ہم بیمار ہوں نہ ہوں، بڑی بات یہ ہے کہ ہم پھر گناہ نہ کریں۔ کہ ہم عیسیٰ مسیح کے قدموں میں بیٹھے رہیں۔ اُس کی باتیں سنتے رہیں۔ اُس کے پیچھے چلتے رہیں۔ تب ہی ہم اندر سے بحال ہو جائیں گے۔

► آپ کا کیا خیال ہے کہ اُس آدمی نے جواب میں کیا کِیا؟

وہ کم بخت سیدھے یہودی بزرگوں کے پاس گیا اور اُنہیں اطلاع دی، "عیسیٰ نے مجھے شفا دی۔" یہ سن کر وہ عیسیٰ مسیح کو ستانے لگے۔

عیسیٰ مسیح نے اُس آدمی کو نہ صرف شفا دی تھی۔ اُس نے اُسے اپنے گناہوں سے بحال ہونے کا موقع بھی دیا تھا۔

◄ پھر بھی اُس نے کیا کِیا؟

اُس نے اُس کے رحم کو حقیر جانا۔

◄ جب عیسیٰ مسیح ہم سے ہم کلام ہوتا ہے تو میرا کیا جواب ہے؟ آپ کا کیا جواب ہے؟

باپ کی مرضی سب کچھ ہے

◄ جب بزرگ عیسیٰ مسیح کو ستانے لگے تو اُس نے جواب میں کیا کہا؟

اُس نے فرمایا، "میرا باپ آج تک کام کرتا آیا ہے، اور مَیں بھی ایسا کرتا ہوں۔"

◄ اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

خدا باپ ہر وقت کام کرتا ہے۔ لمحہ بہ لمحہ وہ دُنیا کی ہر چیز قائم رکھتا ہے ورنہ ہم سب ایک دم ختم ہو جاتے۔ یوں اُس کا کام سبت کے دن بھی جاری رہتا ہے۔عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ اِسی لئے میرا کام سبت کے دن بھی جاری رہتا ہے۔ مَیں خدا کا فرزند ہوں اِس لئے ظاہر ہے کہ مَیں روزانہ اُس کی مرضی پوری کرتا ہوں۔

یہودی بزرگ اَور زیادہ بپھر گئے۔

◄ کیوں؟

اُن کے نزدیک اُس نے اللہ کو اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو اللہ کے برابر ٹھہرایا تھا۔

◄ کیسے؟

اُس نے فرمایا تھا، جس طرح خدا باپ سبت کے دن کام کرتا ہے اُسی طرح مَیں بھی کرتا ہوں۔

لیکن عیسیٰ مسیح ایک اَور بات کہنا چاہتا ہے۔ یہ کہ مَیں پورے طور سے خدا باپ کی مرضی کرتا ہوں۔ مَیں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتا۔ اُسی کی

مرضی تھی کہ مَیں سبت کے دن اُس آدمی کو شفا دوں۔ اِس لئے مَیں نے اُسے شفا دی۔ اپنی مرضی سے نہیں۔ اُسی کی مرضی سے۔

◄ ہمارا اِس سے کیا واسطہ ہے؟

خداوند ہمیں ابدی زندگی دیتا ہے

مسیح نے بزرگوں سے کہا،

> جس طرح باپ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اُسی طرح فرزند بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کر دیتا ہے۔ (انجیل، یوحنا 21:5)

اور یہ زندگی اِسی دُنیا میں مل سکتی ہے۔

مسیح کی یہ زندگی اناج کے ایک دانے کی طرح ہے۔ یہ دانا دیکھنے میں معمولی سا لگتا ہے۔

◄ اِسے زمین میں دبا دیا تو کیا ہوتا ہے؟

بیج گل جاتا ہے۔

◄ کیا گل جانے سے اُس کی طاقت اور زندگی ختم ہو جاتی ہے؟

نہیں۔ ایک دن زمین سے پودا اُگ آتا ہے جو بڑھتا بڑھتا پھل لاتا ہے۔

◄ مَیں اِس سے کیا کہنا چاہتا ہوں؟

اُس معمولی سے بیج میں پودے کی پوری طاقت اور زندگی سمائی ہوئی ہے۔ بیج گل جاتا ہے مگر اُس کی یہ طاقت اور زندگی ختم نہیں ہوتی۔ اُس زندگی سے ایک شاندار پودا پیدا ہو جاتا ہے۔ بالکل اِسی طرح وہ زندگی ہے جو مسیح ہمیں دیتا ہے۔ جب ہم ایمان لاتے ہیں تو ہمارے اندر ابدی زندگی کا بیج بویا جاتا ہے۔ ایک دن ہمارا جسم تو گل جائے گا۔ مگر ہم خود ختم نہیں ہوں گے۔ ہمارے اندر کی یہ ابدی زندگی ہمیں خدا کی نظر میں منظور کرائے گی۔ تب ہمیں ایک نیا جسم ملے گا جو اِس دنیاوی جسم سے کہیں بہتر ہو گا۔ ایسے شخص کے بارے میں عیسیٰ مسیح فرماتا ہے،

> اُسے مجرم نہیں ٹھہرایا جائے گا بلکہ وہ موت کی گرفت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔
>
> (انجیل، یوحنا 5:24)

◄ کیا آپ کے اندر ابدی زندگی کا یہ بیج ہے؟

انجیل، یوحنا 5:1-29

کچھ دیر کے بعد عیسیٰ کسی یہودی عید کے موقع پر یروشلم گیا۔ شہر میں ایک حوض تھا جس کا نام اَرامی زبان میں بیت حسدا تھا۔ اُس کے پانچ بڑے برآمدے تھے اور وہ شہر کے اُس دروازے کے قریب تھا جس کا نام 'بھیڑوں کا دروازہ' ہے۔ اِن برآمدوں میں بے شمار معذور لوگ پڑے رہتے تھے۔ یہ اندھے، لنگڑے اور مفلوج پانی کے ہلنے کے انتظار میں رہتے تھے۔ [کیونکہ گاہے بگاہے رب کا فرشتہ اُتر کر پانی کو ہلا دیتا تھا۔ جو بھی اُس وقت اُس میں پہلے داخل ہو جاتا اُسے شفا مل جاتی تھی خواہ اُس کی بیماری کوئی بھی کیوں نہ ہوتی۔] مریضوں میں سے ایک آدمی 38 سال سے معذور تھا۔ جب عیسیٰ نے اُسے وہاں پڑا دیکھا اور

اُسے معلوم ہوا کہ یہ اِتنی دیر سے اِس حالت میں ہے تو اُس نے پوچھا، ”کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”خداوند، یہ مشکل ہے۔ میرا کوئی ساتھی نہیں جو مجھے اُٹھا کر پانی میں جب اُسے ہلایا جاتا ہے لے جائے۔ اِس لئے میرے وہاں پہنچنے میں اِتنی دیر لگ جاتی ہے کہ کوئی اَور مجھ سے پہلے پانی میں اُتر جاتا ہے۔“

عیسیٰ نے کہا، ”اُٹھ، اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر!“ وہ آدمی فوراً بحال ہو گیا۔ اُس نے اپنا بستر اُٹھایا اور چلنے پھرنے لگا۔

یہ واقعہ سبت کے دن ہوا۔ اِس لئے یہودیوں نے شفایاب آدمی کو بتایا، ”آج سبت کا دن ہے۔ آج بستر اُٹھانا منع ہے۔“

لیکن اُس نے جواب دیا، ”جس آدمی نے مجھے شفا دی اُس نے مجھے بتایا، ’اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر۔‘“

اُنھوں نے سوال کیا، "وہ کون ہے جس نے تجھے یہ کچھ بتایا؟"
لیکن شفایاب آدمی کو معلوم نہ تھا، کیونکہ عیسیٰ ہجوم کے سبب سے
چپکے سے وہاں سے چلا گیا تھا۔

بعد میں عیسیٰ اُسے بیت المُقدّس میں ملا۔ اُس نے کہا، "اب تُو
بحال ہو گیا ہے۔ پھر گناہ نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ تیرا حال پہلے سے
بھی بدتر ہو جائے۔"

اُس آدمی نے اُسے چھوڑ کر یہودیوں کو اطلاع دی، "عیسیٰ نے
مجھے شفا دی۔" اِس پر یہودی اُس کو ستانے لگے، کیونکہ اُس نے
اُس آدمی کو سبت کے دن بحال کیا تھا۔ لیکن عیسیٰ نے اُنھیں
جواب دیا، "میرا باپ آج تک کام کرتا آیا ہے، اور مَیں بھی ایسا
کرتا ہوں۔"

یہ سن کر یہودی اُسے قتل کرنے کی مزید کوشش کرنے لگے، کیونکہ
اُس نے نہ صرف سبت کے دن کو منسوخ قرار دیا تھا بلکہ اللہ کو
اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو اللہ کے برابر ٹھہرایا تھا۔

عیسیٰ نے اُنہیں جواب دیا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ فرزند اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ صرف وہ کچھ کرتا ہے جو وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ جو کچھ باپ کرتا ہے وہی فرزند بھی کرتا ہے، کیونکہ باپ فرزند کو پیار کرتا اور اُسے سب کچھ دکھاتا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔ ہاں، وہ فرزند کو اِن سے بھی عظیم کام دکھائے گا۔ پھر تم اَور بھی زیادہ حیرت زدہ ہو گے۔ کیونکہ جس طرح باپ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اُسی طرح فرزند بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کر دیتا ہے۔ اور باپ کسی کی بھی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا پورا انتظام فرزند کے سپرد کر دیا ہے تاکہ سب اُسی طرح فرزند کی عزت کریں جس طرح وہ باپ کی عزت کرتے ہیں۔ جو فرزند کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی بھی عزت نہیں کرتا جس نے اُسے بھیجا ہے۔

مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو بھی میری بات سن کر اُس پر ایمان لاتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے ابدی زندگی اُس کی ہے۔ اُسے مجرم

نہیں ٹھہرایا جائے گا بلکہ وہ موت کی گرفت سے نکل کر زندگی میں
داخل ہو گیا ہے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ ایک وقت آنے والا
ہے بلکہ آ چکا ہے جب مُردے اللہ کے فرزند کی آواز سنیں گے۔
اور جتنے سنیں گے وہ زندہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس طرح باپ
زندگی کا منبع ہے اُسی طرح اُس نے اپنے فرزند کو زندگی کا منبع بنا
دیا ہے۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُسے عدالت کرنے کا اختیار بھی
دے دیا ہے، کیونکہ وہ ابنِ آدم ہے۔ یہ سن کر تعجب نہ کرو کیونکہ
ایک وقت آ رہا ہے جب تمام مُردے اُس کی آواز سن کر قبروں
میں سے نکل آئیں گے۔ جنہوں نے نیک کام کیا وہ جی اُٹھ کر
زندگی پائیں گے جبکہ جنہوں نے بُرا کام کیا وہ جی تو اُٹھیں گے
لیکن اُن کی عدالت کی جائے گی۔